فون نمبر ۴۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یومِ خلیفہ — روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ — ۲۳ وفا ۱۳۴۵ ہش — ۴ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ — ۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء — نمبر ۱۶۹

اخبار احمدیہ

—• مری ۲۲ جولائی۔ ٹیلیفون لائن خراب ہونے کے باعث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آج صبح کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• ربوہ ۲۲ جولائی۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ بخار بھی نہیں ہے اور بے چینی کی تکلیف میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں افاقہ ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• جیسا کہ الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ مرکز میں اجتماع کے انتظامات شروع ہیں۔ لیکن مجالس نے ابھی تک چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس مد میں مجالس کی طرف سے بہت کم چندہ موصول ہوا ہے۔ تمام مجالس عہدیداران خدام الاحمدیہ اور اراکین سے التماس ہے۔ کہ چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—• ماہ جولائی کا تشحیذ الاذہان ۱۵ تاریخ کی بجائے ۲۰ تاریخ کو پوسٹ کیا گیا ہے جن خریداروں کو رسالہ ۲۵ جولائی تک نہ ملے دفتر ہذا کو جلد مطلع کریں۔ تاکہ رسالہ دوبارہ بھجوا دیا جائے۔

(مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا۔

"ہم نے کلمۂ اسلام کی اشاعت و استحکام کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا ہے۔"

آپ کا عطیہ فاؤنڈیشن کے لئے کلمۂ اسلام کے استحکام کا باعث ہوگا۔ اور اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد سے اپنے لئے اجر عظیم کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو خدا پر ایمان بڑی چیز ہے یہ ایمان ہی تھا جس نے صحابہؓ سے عظیم الشان کام کرائے

انہوں نے اپنی عملی حالت میں دکھا دیا کہ انہوں نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے

"میں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی' ملک چھوڑا' جائدادیں چھوڑیں' احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا۔ اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا اور نہ بالمقابل دنیاداروں کے منصوبے اور تدبیریں اور پوری کوششیں اور سرگرمیاں تھیں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کی تعداد' جماعت' دولت سب کچھ زیادہ تھا۔ مگر ایمان نہ تھا اور صرف ایمان ہی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور کامیابی کی صورت نہ دیکھ سکے۔ مگر صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سنی جس نے باوجودیکہ امی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا جب اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں یہ سنتے ہی ساتھ ہو گئے اور پھر دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے چلے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک ہی بات تھی جس نے ان کی یہ حالت بنا دی اور وہ ایمان تھا۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ پر ایمان بڑی چیز ہے۔" (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء

دین میں کارِ اصلاح کس طرح ہوتا ہے

لائل پوری ہفت روزہ لکھتا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لئے

"اب کارِ اصلاح کی تمام تر ذمہ داری امتِ محمدیہ کے اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت ہی پر عائد ہوگی اور یہ لوگ وہی کام کریں گے جو تکمیل شریعت الٰہیہ سے قبل انبیاء علیہم السلام انجام دیا کرتے تھے۔ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ مالک الملک کے اسی فیصلے کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی"

اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اب کارِ اصلاح محض اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت کی ذاتی صیانت اور تدابیر کا مرہون ہوگا۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ کی کوئی مدد نہیں حاصل ہوگی تو یہ بات قرآن کریم کی نص کے خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی یہ نصیحت (قرآن کریم یا اسلام) ہم نے ہی نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ کارِ اصلاح جو قرآن کریم کی روشنی میں ہوگی اس کا فاعل حقیقی خود خدا تعالےٰ ہی ہوگا۔ نہ کہ اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت کی تدابیر۔ اصل بات یہ ہے کہ لائل پوری ہفت روزہ نے اس بارہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری باتیں بیان نہیں کیں اور نہ تمام پیشگوئیاں بیان کی ہیں جو آخری زمانہ کے متعلق ہیں۔ جہاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے

تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی

حالانکہ آپ نے تو یہ بھی فرمایا ہے۔

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

ظاہر ہے کہ ہر شخص جو صرف "پچی روٹی" تک علم دین رکھتا ہو۔ علماء امتی میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہر عالم کانبیاء بنی اسرائیل ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہر وہ عالم جو دین کا علم وفضل رکھتا ہو۔ اور جو خود رشد وہدایت کے لئے کھڑا ہوجائے اس کارِ اصلاح کو سرانجام دے سکتا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "انا لہ لحافظون" یعنی میں ہی دین کا حافظ ہوں۔ اس لئے یہ معلوم کرنا مشکل نہیں رہتا کہ کارِ اصلاح صرف وہی عالم وفاضل کرسکتا ہے۔ جس کی راہ نمائی خود اللہ تعالےٰ کرے۔

پھر حدیث کے الفاظ کانبیاء بنی اسرائیل بھی غور طلب ہیں۔ کارِ اصلاح وہی اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت سرانجام دے سکتے ہیں جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہوں گے۔ دیکھنا یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء امت کو جو بنی اسرائیل کے انبیاء سے تشبیہ دی ہے تو اس کی وجہ شبہ کیا ہے۔ کیا وجہ شبہ یہ ہے کہ علماء امت محمدیہ کی دو آنکھیں ہیں اور بنی اسرائیل کی بھی دو آنکھیں تھیں وغیرہ وغیرہ ظاہر ہے۔ تو یہ تشبیہ دینے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ تو پھر وہ کیا چیز ہے جو علمائے امت میں ہونی چاہیئے۔ جو ان کو انبیاء بنی اسرائیل کی مثال بنا سکتی ہے ظاہر ہے کہ وہ چیز مجملاً یہی تھی کہ بنی اسرائیلی انبیاء علیہم السلام کو بھی اللہ تعالےٰ کھڑا کرتا تھا۔ اور ایسے علماء امت کو بھی جو کارِ اصلاح کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ہی کھڑا کرے گا۔

الغرض علماء امت محمدیہ وہی کارِ اصلاح کریں گے جو آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی تعریف میں آئیں گے نہ کہ ہر کہ ومہ جو چند علمی کتابیں رٹ لیں کارِ اصلاح کے لائق ہوجائیں گے۔ اور جو بطور خود محض علم وفضل کے زور سے اور رشد وہدایت کے ذاتی جذبات سے کارِ اصلاح کے دعویدار ہوں۔

پھر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی مزید وضاحت بھی فرمائی ہے اور وہ حدیث مجدد دین ہے آپ فرماتے ہیں۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

یعنی اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ جو امت کے لئے دین کی تجدید کیا کرے گا۔ ایسے علمائے امت کا یہ مثبت پہلو نظر انداز کرکے صرف یہ کہہ دینا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی مرتا تو اس کی جگہ دوسرا کھڑا ہوجاتا محض دور کی کوڑی لانا ہے۔ اور محض منفی حیثیت رکھتا ہے۔ لائل پوری ہفت روزہ کے بیان کو اگر لیا جائے تو اس سے یہی نکل سکتا ہے کہ تمام وہ لوگ جو علم وفضل اور رشد وہدایت کا دعویٰ کرکے اپنی تدابیر سے کارِ اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تجدید واحیائے دین کا کام کرسکتے ہیں۔ اور وہ یہ اپنے طور پر کرسکتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ سے اب کسی مدد کی ضرورت نہیں رہی۔

یہی وہ خیال ہے جس نے پہلی امتوں کو بھی تباہ کیا ہے اور امتِ محمدیہ میں بھی انتشار کا باعث بن رہی ہے۔ جب سے کارِ اصلاح انسانوں کے علم وفضل اور رشد وہدایت پر آپڑا ہے اسی وقت سے امت میں انتشار پیدا ہونا شروع ہوا ہے اور آج یہ حالت ہوگئی ہے۔ کہ ہر شخص مجتہد بنا ہوا ہے۔ جس کا جو جی چاہتا ہے قرآن کریم کی آیات سے مطلب نکال لیتا ہے۔ اگر یہ بات انفرادی صورت میں رہتی۔ تو پھر بھی کوئی اتنا نقصان نہ ہوتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ مودودی صاحب ہیں تو وہ جو ذاتی توجیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اسلام یہی ہے جو انہوں نے اپنی عقل سے سمجھا ہے۔ اور جناب غلام احمد صاحب پرویز اسی کو اسلام سمجھتے رہیں۔ جو ان کی عقل کہتی ہے۔ جتنے منہ اتنے ہی اسلام رونما ہوگئے ہیں۔ اگر مسلمان آیہ کریمہ انا لہ لحافظون اور حدیث مجدد دین پر یقین رکھتے تو کبھی ایسا انتشار نہ پھیلتا جیسا کہ آج اہل علم حضرات میں پھیلا ہوا ہے۔ اسلام کو ان لوگوں نے مینار بابل بنادیا ہے۔ ہر ایک اپنی بولی بولتا ہے۔ دوسرے کی سنتا ہی نہیں۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالےٰ نے اور اس کے رسول نے موجودہ زمانے کے متعلق واضح ہدایات پیشگوئیوں کی صورت میں دی ہیں۔ اور جو نشانیاں اس زمانے کے متعلق بیان کی ہیں۔ وہ مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ خود لائلپوری ہفت روزہ نے یہ لکھ کر کہ موجودہ مسلمانوں کی وہی حالت ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے پہلے ملتوں کی یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی ہوگئی تھی۔ اس بات کا اقرار کیا ہے۔ ایک پیشگوئی یہ بھی ہے کہ اس زمانے کے اہل علم حضرات سخت بگڑ جائیں گے۔ فتنے انہی سے اٹھیں گے۔ اور انہی کی طرف لوٹیں گے۔ مساجد لوگوں سے بھری ہوئی نظر آئیں گی۔ مگر ان کے دل اسلام سے خالی ہوں گے۔ بلکہ بعض اہل علم حضرات کیلئے تو الشر الناس کے الفاظ تک آئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمام علماء ایسے ہی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس آخری زمانہ میں علمائے حق کمیاب ضرور ہیں۔ ایسی صورت میں یہ امید رکھنا یا اس سہارے پر پڑے رہنا کہ اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت اٹھ کر کارِ اصلاح کرلیں گے محض سادگی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسا انتظار نہیں کرتا۔

پھر جہاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کی بے دینیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ جب ایسی حالت ہوجائے گی تو مسیح موعود اور الامام المہدی ظہور کریں گے۔ ہم یہاں ان تمام تفصیلات میں نہیں جاسکتے۔ لائلپوری ہفت روزہ کے مدیر خود اچھی طرح ان پیشگوئیوں سے واقف ہیں۔ ہم یہاں صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے اور اس کے رسول نے اس زمانے کے حالات اور ان کی اصلاح کے متعلق واضح باتیں بیان کردی ہیں۔ تو ان کو نظر انداز کرکے محض اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت کی جدوجہد پر کارِ اصلاح کا انحصار رکھ دینا ایک مومن کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔

کہنے کو بھی یہی کہتے ہیں کہ کارِ اصلاح ہونا چاہیئے مگر کارِ اصلاح کا جو پروگرام اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے بتایا ہے۔ اس کو تو چھوتے بھی نہیں بلکہ اپنی اپنی ڈفلی بجانے ہی کو کافی سمجھتے ہیں اور استکبار اور غرور نفس سے اللہ تعالےٰ کی آواز سننے کے لئے کانوں میں روئی ٹھونس لیتے ہیں۔ لیکن کوئی سنے یا نہ سنے اللہ تعالےٰ اپنا کام پورا کرکے رہے گا جیسے کہ اس نے فرمایا ہے:

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی — واللہ متم نورہ

وہ اس کے لئے کسی اصحاب علم وفضل اور ارباب رشد وہدایت کا محتاج نہیں۔ وہ اسی کو اسی طرح سرانجام دیتا ہے جو قدیم سے اس کی سنت ہے۔ یعنی اپنی طرف سے کسی کو کھڑا کرکے۔

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ایک مسلم سربراہِ مملکت کا معاہدہ اور حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

دینی اور سیاسی قیادت کی ایک نادر مثال

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص وعدوں اور قدیم نوشتوں کے مطابق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو ایک عظیم الشان دماغ عطا فرمایا تھا جو علم و عرفان کا گنجینہ اور فہم و فراست کا خزینہ تھا۔ یہ آسمانی دماغ دین و دنیا، ظاہر و باطن انفسی و آفاقی غرضیکہ ہر نوع کے مسائل و معاملات میں ایک واضح نمایاں اور سُلجھا ہُوا طریق کار کا حامل تھا حتیٰ کہ سیاسیات کے باب میں بھی آپ کی بے نظیر اصابت اور زبردست قوتِ فیصلہ کا سکّہ آپ کے ہمعصر مسلم زعماء پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ آپ کی مدبرانہ قوتوں کا کھلا اعتراف بھی کرتے تھے۔ یہ حقیقت اس قدر مبرہن تھی کہ جماعتِ احمدیہ کے ایک مشہور معاند و مخالف کو اعتراف کرنا پڑا کہ

"جو عظیم الشان دماغ اس

(یعنی جماعتِ احمدیہ۔ ناقل)

کی پشت پر ہے وہ بڑی سی بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی تھا"

(اخبار "مجاہد" لاہور مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۲ کالم ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیاسیات میں رہنمائی کرنے کا آغاز ۱۹۱۷ء کے آخر میں ہوا جبکہ مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے اعلان کیا کہ حکومت کا منشاء ہندوستانیوں کو صرف انتظامِ حکومت میں شریک کرنا ہی نہیں بلکہ منتہائے مقصود یہ ہے کہ ملک کی پوری باگ ڈور اس ملک کے باشندوں کو سونپ دی جائے۔ اس اہم اعلان سے چونکہ کانگریس کی تحریک زور پکڑ گئی اور مسلم اقلیت کو اپنے مستقبل کے لئے مہیب خطرہ پیدا ہو گیا اس لئے حضور مسلم مفادات کے تحفظ کے لئے میدانِ عمل میں آ گئے۔

اس اقدام پر علمی حلقوں میں کیا ردّ عمل ہوا؟ اس کی تفصیل خود حضور کے قلم سے لکھتا ہوں۔ فرمایا:۔

"جب میں نے بعض سیاسی معاملات میں دخل دینا شروع کیا تو اس لئے نہیں کہ وہ سیاسی تھے بلکہ اس لئے کہ میں انہیں دین کا جزو سمجھتا تھا میں نے دیکھا جب میں نے سیاسیات میں حصہ لینا شروع کیا تو جماعت کے کئی دوست بھی اس پر معترض ہوئے اور بعض دوسرے لوگ خیال کرتے تھے کہ مجھے سیاسیات سے واقفیت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ مجھے یاد ہے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک دوست کے متعلق ..... بیان کیا کہ انہوں نے جب دیکھا کہ میں نے بھی سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے تو کہنے لگے میں نہیں سمجھ سکتا کہ ریل سے بارہ میل فاصلہ پر رہنے والا ایک شخص سیاسیات سے واقف ہی کس طرح ہو سکتا ہے (اس وقت قادیان میں ریل نہ تھی) لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اپنے تو علیحدہ رہے غیر بھی اس امر کو محسوس کر رہے ہیں کہ میں سیاست جانتا ہوں اور یہ اس لئے کہ میں سیاست کو دینی نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہوں چونکہ اسلام کے اصول نہایت پکّے ہیں اس لئے جب میں اسلام کے اصول کے ماتحت کسی علم کو دیکھتا ہوں تو اس کا سمجھنا میرے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے خواہ کوئی علم ہو خواہ وہ فلسفہ ہو یا علم النفس ہو یا سیاست ہوں میں اس پر جب بھی غور کروں گا ہمیشہ صحیح نقطہ پر پہنچوں گا۔۔۔ اور چونکہ قرآن مجید کے ماتحت ان علوم کو دیکھتا ہوں اس لئے ہمیشہ صحیح نتیجہ پر پہنچتا ہوں اور کبھی ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اپنی رائے کو تبدیل کرنا نہیں پڑا۔"

(الفضل ۷ جولائی ۱۹۳۲ء ص ۸-۹)

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں اگر ہم حضور رضی اللہ تعالیٰ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ باوجودیکہ آپ ایک خالص مذہبی و تبلیغی جماعت کے روحانی قائد تھے مگر سیاسیات کے اعتبار سے بھی حضور کی باریک نظری، معاملہ فہمی اور دُور اندیشی کا کوئی جواب نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے سیاست کے جس نازک مرحلہ اور جس پُرخطر میدان اور جس سنگلاخ اور پُرخار وادی میں بھی قدم رکھا یا رہنمائی فرمائی ہمیشہ مظفر و منصور رہے اور جو رستہ بھی آپ نے تجویز فرمایا وہی بالآخر صحیح اور کامیاب ثابت ہوا۔ اس دعوے کے بیشمار واقعاتی شواہد و دلائل موجود ہیں مگر اس وقت بطور مثال صرف ایک ایسا امر بیان کرنا مقصود ہے جو آج بھی تمام مسلمان حکومتوں اور اُن کے عوام کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۹۳۵ء کا سال سعودی حکومت کی تاریخ میں متعدد وجوہ سے بہت تشویش انگیز سال شمار کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس سال جلالۃ الملک ابن سعود اور اُن کے ولیعہد پر طوافِ کعبہ کے دوران بعض یمنی عربوں نے قاتلانہ حملہ کر دیا جس پر شاہ کے حفاظتی دستہ نے حملہ آوروں کو گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ اس حادثہ کی خبر جب منظرِ عام پر آئی تو متحدہ ہندوستان کے بعض متقدر مسلمان لیڈروں نے جن میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی خاص طور پر شامل تھے حرم میں عربوں کے قتل پر سخت احتجاج کیا۔ اسی طرح لکھنؤ کے اخبار "الواعظ" نے تنقید کی مدیر "سیاست" جناب سید حبیب صاحب جو پہلے ہی سعودی حکومت کے خلاف قلم اٹھانے کی باقاعدہ مہم جاری کئے ہوئے تھے اس مرحلہ پر اور زیادہ تیز مزاج ہو گئے۔ اسی آتشیں ماحول میں نیا واقعہ انہیں یہ ہاتھ آ گیا کہ جلالۃ الملک نے ایک انگریزی کمپنی کو کان کنی کا ٹھیکہ دینے کے لئے ایک معاہدہ طے کر لیا۔ معاہدہ کی شرائط و دفعات بظاہر واقعی ایسی تھیں جن سے دنیائے عرب کے لئے کئی قسم کے خطرات پوشیدہ دکھائی دیتے تھے چنانچہ اسی بناء پر "مسلم ریویو" نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ حجاز کی مقدس سرزمین کو ناپاک تمدن سے آلودہ کر دیا جائے گا۔ غرضیکہ ملک کے مختلف طبقوں میں خصوصاً مسلمان پریس میں اس معاہدہ کے باعث سخت شور بلند ہوا اور جلالۃ الملک والئ مکہ کے خلاف زبردست غم و غصہ کی رَو پیدا ہو گئی۔ اُن دنوں سعودی مملکت کے خلاف پراپیگنڈا جس شدت و قوت کے ساتھ ہو رہا تھا اُس کا اندازہ کرنے کے لئے اخبار "اہلحدیث" امرتسر (۱۰ مئی ۱۹۳۵ء) کے مندرجہ ذیل فقرات کافی ہیں:۔

"مخالفینِ مملکت سعودیہ عربیہ حتی المقدور موجودہ حکومت کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں ذرہ سی بات کو بتنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنا دیتے ہیں۔"

مرکزِ اسلام کے بادشاہ کی نسبت اشتعال انگیزیوں کا یہ سلسلہ دیکھ کر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک کو سخت صدمہ پہنچا اور آپ نے ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیان کے منبر پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت شان اور جلالت مرتبت سے متعلق ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس خطبہ کے آخر میں حضور نے سلطان ابن سعود کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی جو:

"ابھی ایک عہد نامہ ایک انگریز کمپنی اور ابن سعود کے درمیان

ہوا ہے۔ سلطان ابن سعود ایک سمجھدار بادشاہ ہیں مگر بوجہ اسکے کہ وہ یوروپین تاریخ سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے وہ یوروپین اصطلاحات کو صحیح طور پر نہیں سمجھتے۔ ایک دفعہ پہلے جب وہ اٹلی سے معاہدہ کرنے لگے تو ایک شخص کو جو ان کے ملنے والوں سے تھے مَیں نے کہا کہ تم سے اگر ہو سکے تو میری طرف سے سلطان ابن سعود کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ معاہدہ کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لیں یوروپین قوموں کی عادت ہے کہ وہ الفاظ نہایت نرم اختیار کرتی ہیں مگر اُن کے مطالب نہایت سخت ہوتے ہیں اب وہ معاہدہ جو انگریزوں سے ہوا شائع ہوا ہے اور اس کے خلاف بعض ہندوستانی اخبارات مضامین لکھ رہے ہیں۔ مَیں نے وہ معاہدہ پڑھا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اس میں بعض غلطیاں ہو گئی ہیں اور اس معاہدہ کی شرائط کے رو سے بعض موقعوں پر بعض بیرونی حکومتیں یقیناً عرب میں دخل دے سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ اس کو پڑھ کر میرے دل کو سخت رنج پہنچا حالانکہ انگریزوں سے ہمارا تعاون ہے۔۔۔ پھر بھی انگریز ہوں یا کوئی اور حکومت، عرب کے معاملہ میں ہم کسی کا لحاظ نہیں کر سکتے اس معاہدہ میں ایسی احتیاطیں کی جا سکتی تھیں کہ جن کے بعد عرب کے لئے کسی قسم کا خطرہ باقی نہ رہتا مگر بوجہ اس کے کہ سلطان ابن سعود یوروپین اصطلاحات اور بین الاقوامی معاملات سے پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے الفاظ میں احتیاط سے کام نہیں لیا اور اس میں انہوں نے عام مسلمانوں کا طریق اختیار کیا ہے مسلمان ہمیشہ دوسرے پر اعتبار کرنے کا عادی ہے حالانکہ معاہدات میں کبھی اعتبار سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ سوچ سمجھ کر اور کامل غور و فکر کے بعد الفاظ تجویز کرنے چاہئیں۔ گو مَیں سمجھتا ہوں یہ معاہدہ بعض انگریز فرموں سے ہے حکومت سے نہیں۔ اور ممکن ہے جس فرم نے یہ معاہدہ کیا ہے اس کے دل میں بھی دھوکہ بازی یا غداری کا کوئی خیال نہ ہو مگر الفاظ ایسے ہیں کہ اگر اس فرم کی کسی وقت نیت بدل جائے تو وہ سلطان ابن سعود کو مشکلات میں ڈال سکتی ہے مگر یہ سمجھنے کے باوجود ہم نے اس پر شور مچانا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ہم نے خیال کیا کہ اب سلطان کو بدنام کرنے کا کیا فائدہ؟ اس سے سلطان ابن سعود کی طاقت کمزور ہوگی تو عرب کی طاقت بھی کمزور ہو جائے گی۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ سے سلطان کی مدد کریں اور اسلامی رائے کو ایسا منظم کریں کہ کوئی طاقت سلطان کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی جرأت نہ کر سکے۔"

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۱)

مقبولین الٰہی کی دل سے نکلی ہوئی دعائیں اور آہیں عرش کو ہلا دیتی ہیں اور خطرات کے منڈلاتے ہوئے سیاہ بادل چھٹ جاتے ہیں اور مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ یہی صورت یہاں ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے سرزمین عرب کو نہ صرف اس معاہدہ کے بد اثرات سے بچا لیا بلکہ ملک عرب کی کانوں سے اس کثرت کے ساتھ معدنیات برآمد ہوئیں کہ ملک مالا مال ہو گیا۔ چنانچہ مولانا محی الدین الالوائی ایم۔ اے الازہر نے اپنی کتاب "عرب دنیا" میں لکھا ہے کہ:-

"سعودی عرب میں اس وقت ایک سو بیس کانیں ہیں یہاں سونا بہت بڑی مقدار میں ملتا ہے جون ۱۹۳۹ء اور جولائی ۱۹۵۴ء کے درمیان سات لاکھ پینسٹھ ہزار سات سو اڑسٹھ (۷۶۵۷۶۸) اونس سونا اور دس لاکھ دو ہزار انتیس (۱۰۰۲۰۲۹) اونس چاندی یہاں سے نکالی گئی سونے چاندی کے علاوہ ملک میں مینگنیز، نکل، تانبہ، سیسہ، جست، ایلومینیم، گندھک، ابرق اور گریفائٹ وغیرہ کی کانیں بھی ہیں۔"

(صفحہ ۹۱)

مزید برآں خدا تعالےٰ کا فضل و کرم یہ ہوا کہ حکومت سعودی عرب اور "اسٹینڈرڈ آئیل کمپنی آف کیلیفورنیا" کے درمیان معاہدہ کے مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو پٹرول کے لئے کھدائی کا کام شروع ہوا اور تقریباً تین سالہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء کو ظہران میں پٹرول کا کنواں کھودا گیا جو آج دنیا کا سب سے بڑا تیل کا ذخیرہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کنوئیں کے بعد متعدد جگہ پٹرول برآمد ہوا اور اب سعودی عرب میں قریباً ایک سو پچاس تیل کے کنوئیں ہیں جن میں سے دمام، ظہران، القبیق، قطیف، ابو حدریہ اور بقہ مقامات بہت مشہور ہیں ان کنوؤں سے مجموعی طور پر روزانہ نو لاکھ ترپین ہزار بیرل تیل نکالا جا رہا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ تیل کے ان دفینوں میں پچاس کھرب بیرل تیل موجود ہے جو اگر موجودہ رفتار سے ایک صدی تک بھی نکالا جائے تب بھی ختم نہیں ہو سکتا۔

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "عرب دنیا")

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل عرب، پاکستان اور دوسری تمام مسلم حکومتوں کو توفیق بخشے کہ وہ خود قدرت کے دفینوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں، اپنی اقتصادی پوزیشن کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔ اور ہمیشہ اپنے عوام کی خوشحالی اور بہبود کے لئے کوشاں رہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے ایسا مضبوط قلعہ بن جائیں کہ مغرب یا مشرق سے اٹھنے والی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اُن کے سامنے نہ ٹھہر سکے جو طوفان اُن کی مخالفت کے لئے آگے بڑھے اس قلعہ کی فولادی دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے جو ہاتھ حملہ کی نیت سے اُبھرے شل ہو جائے اور جو آنکھ بھی ترچھی نظر اس پر ڈالے پھوڑ دی جائے۔

سیّدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنے رب کے حضور کس درد و سوز سے عالم اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے دعا فرماتے ہیں ؎

دستِ کوتہ کو پھر درازی بخش
خاکساروں کو سرفرازی بخش
رُوح فاقوں سے ہو رہی ہے نڈھال
ہم کو پھر نعمتِ حجازی بخش
بُتِ مغرب ہے ناز پر مائل
اپنے بندوں کو بے نیازی بخش
جھوٹ کو چاروں شانے چت کر دیں
مومنوں کو وہ راستبازی بخش
کفر کی چیرہ دستیوں کو مٹا
دستِ اسلام کو درازی بخش
سیّد الانبیاء کی اُمّت کو
جو ہوں غازی بھی وہ نمازی بخش

آمین یا ارحم الراحمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگان مجلس مشاورت اور امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

امسال مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کا جائزہ لیا۔ کہ جماعتوں میں سے کس قدر نمائندگان آئے ہیں تو حضور کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض جماعتوں کے نمائندگان نہیں آئے۔ اس پر غیر حاضر نمائندگان سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کی وجوہ دریافت کی گئیں تو معلوم ہوا کہ سوائے محدودے چند نمائندگان کے اکثر نمائندے تساہل کی وجہ سے حاضر نہیں ہوئے۔

لہٰذا بارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی نمائندہ مجلس مشاورت کی طرف سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کے بارہ میں سُستی ہوئی تو ان کے خلاف باضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔

جماعتوں کے ذمہ دار عہدیداران کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ جن احباب کو بطور نمائندہ مجلس مشاورت منتخب کریں۔ ان کا فرض ہے کہ نمائندہ جماعت کو مجلس مشاورت کے انعقاد کے وقت مرکز میں بھجوائیں۔ اور اگر کوئی نمائندہ کسی خاص مجبوری کی وجہ سے نہ آسکے تو اس کا فرض ہوگا کہ مقامی جماعت کو کم از کم مناسب وقت قبل اطلاع دے تا جماعت کسی دوسرے نمائندہ کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوا سکے۔

(ناظر اعلیٰ)

حفاظتِ قرآن کا عظیم الشان معجزہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کا وعدہ الٰہی

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

تدوین قرآن مجید

قرآن مجید کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے صحابہ کرام کو توفیق بخشی کہ وہ اسے من و عن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر سطح قرطاس پر محفوظ کریں۔ علامہ الکتانی نے علامہ قسطلانی شارح بخاری کے حوالہ سے لکھا ہے

"قد کان القرآن کلہ مکتوبًا فی عہدہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضع واحد۔"

(الکتانی جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں قرآن مجید سارے کا سارا لکھا ہوا تو موجود تھا۔ لیکن مختلف جگہوں پر۔ کسی کے پاس کوئی سورت لکھی ہوئی موجود تھی اور کسی کے پاس کوئی۔

حارث محاسبی نے جو امام احمد بن حنبلؒ کے ہم عصر ہیں اپنی کتاب فہم السنن میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں قرآن کی یادداشتوں کا ایک مجموعہ تھا۔

وکان القرآن فیہا منتشرًا فجمعہا جامع وربطہا بخیط

کہ اس مجموعہ میں قرآن منتشر حالت میں تھا پھر ایک شخص نے اسے جمع کیا۔ ....

.... اور ایک دھاگے سے ان منتشر اوراق کو باندھ دیا۔

(اتقان جلد ۱ صفحہ ۶۳)

جب مسیلمہ کے ساتھ جنگ میں ۵۰۰ حفاظ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ قرآن مجید کو ایک جلد میں ترتیب کے ساتھ محفوظ کر لینا چاہیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ کام حضرت زید بن ثابت کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ قرآن مجید تحریری نسخوں سے حاصل کیا جائے اور ہر نسخے کی دو ضابط حفاظِ قرآن تصدیق کریں۔ اس طرح مکمل قرآن مجید ایک جلد میں لکھا گیا۔ اور پھر جب مختلف قراءتوں اور انداز بیان سے قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی میں تغیر کا خطرہ محسوس کیا جانے لگا تو حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ زمانہ حضرت ابوبکرؓ کے قرآن مجید کے نسخہ کی بہت سی نقلیں تیار کر لی جائیں اور تمام ملکوں میں وہ پھیلا دی جائیں اور فرمایا کہ اسی ایک قراءت سے مشہورہ کے مطابق تلاوت کی جائے۔ اس حکم کی تعمیل کی گئی اور تمام ممالک میں قرآن مجید کے سینکڑوں نسخے تیار کئے گئے۔

سلسلۂ حفاظ

صحابہ کرامؓ بڑے اشتیاق سے قرآن مجید حفظ کرتے تھے ان کا حافظہ بھی ضرب المثل تھا۔ کئی کئی لاکھ اشعار زبانی یاد رکھتے تھے حضرت امام بخاریؒ کو ۶ لاکھ احادیث سند کے ساتھ زبانی یاد تھیں تاریخ عرب ایسی سینکڑوں مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ قرآن مجید کی ترتیب اور الفاظ ایسے ہیں جو بآسانی یاد کئے جا سکتے ہیں آج سوائے قرآن مجید کے ساری دنیا میں کوئی ایسی مذہبی کتاب نہیں۔ جس کے حفاظ پائے جاتے ہوں۔ قرآن مجید ایسا شیریں کلام ہے کہ ان پڑھ لوگ بھی دن رات اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں درآنحالیکہ وہ اس کے مطالب و معانی سے قطعاً نابلد ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظ قرآن اور تلاوت قرآن مجید کی بار بار ترغیب دلائی ہے۔

"عن عثمان ابن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"

(ترمذی۔ ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی تعلیم القرآن)

یعنی حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ اسی باب میں یہی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ایوب بن موسیٰ فرماتے ہیں:۔

سمعت محمد ابن کعب القرظی قال سمعت عبداللہ ابن مسعود یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفًا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا۔ لا اقول الٓمّٓ حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف۔

(ترمذی۔ باب ماجاء فیمن قرأ حرفًا من القرآن مالہ من الاجر)

کہ میں نے محمد بن کعب القرظی سے سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب کا حرف بھی پڑھا تو اسکی ایک نیکی شمار ہوگی اور ایک نیکی کا دس گنا اجر دیا جائے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف بھی حرف ہے۔ لام بھی حرف ہے۔ اور میم بھی حرف ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب"

(ایضاً ترمذی باب مذکورہ بالا)

یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے سینہ میں قرآن کا کوئی حصہ موجود نہیں وہ ایک ویران گھر کی مانند ہے۔

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیٔ القرآن یوم القیامۃ فیقول یارب حلہ فیلبس تاج الکرامۃ ثم یقول یارب زدہ فیلبس حلۃ الکرامۃ ثم یقول یارب ارض عنہ فیرضی عنہ فیقال لہ اقرأ وارق وتزاد بکل ایۃ حسنۃ

(ایضاً)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید قیامت کے روز آئیگا اور خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ اے خدا اس قاری قرآن کو تاج پہنا دے۔ اس پر خدا تعالیٰ اس کی درخواست قبول فرما کر اس شخص کو کرامت کا تاج پہنا دے گا۔ پھر قرآن مجید کہے گا کہ اے خدا اسے مزید اعزاز سے نواز۔ اس پر خدا تعالیٰ اس قاری کو کرامت کی خلعت سے نوازے گا پھر قرآن مجید کہے گا کہ اے خدا اس شخص سے خوش ہو جا۔ اس پر خدا تعالیٰ اس شخص سے خوش ہو جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا تو قرآن پڑھتا جا۔ اور روحانی مدارج حاصل کرتا چلا جا اور ہر آیت کے بدلہ میں اس کی ایک نیکی بڑھا دی جائیگی

حضرت انس بن مالکؓ خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو یاد رکھنے سے متعلق یہ حدیث بیان کی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیّ اجور امتی حتی القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبًا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا۔ (ایضاً)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اجر پیش کئے گئے حتی کہ اس شخص کا اجر بھی پیش کیا گیا جس نے مسجد سے کوئی تنکا اٹھا کر باہر پھینکا ہو۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے لیکن میں نے اس شخص سے بڑا گناہ کسی شخص کا نہیں دیکھا جس کو قرآن سے کوئی سورۃ یا آیت دی گئی ہو یعنی اس نے حفظ کی ہو اور پھر اسے بھلا دیا ہو۔ (ایضاً)

اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں میں سے قرون اولیٰ میں اور اسکے بعد بھی بے شمار لوگوں نے قرآن مجید حفظ کیا۔ غزوہ احد کے کچھ عرصہ بعد نجد کے لوگوں کی سازش کے نتیجہ میں ستر حفاظ قرآن شہید ہوئے اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ میں ۵۰۰ اس جنگ میں ۳۰۰۰ ہزار حفاظ شریک ہوئے تھے۔

مسلمانوں میں یہ رواج چلا آتا ہے کہ نابینا بچوں کو اکثر قرآن شریف یاد کرا دیتے ہیں اسی طرح عالم اسلام میں لاکھوں حفاظ قرآن مجید ہوتے رہے ہیں

۳۔ اسلامی شریعت اور اصول فقہ کا بنیادی ماخذ قرآن مجید ہے۔ لہٰذا اسکے علوم کی تحصیل کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ حدود و تعزیرات۔ حکم و قضا۔ معاشرتی تمدنی اور اخلاقی تعلیمات کا ماخذ بھی یہی مقدس صحیفہ ہے۔

۴۔ تعلیم قرآن مجید عین فطرت کے مطابق ہے۔ انسانی دل و دماغ اس کی پرحکمت تعلیم پر ایمان لاتے ہیں۔ ہر ایک حکم کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے۔

قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ذریعہ خدا تعالیٰ نے یہ اختیار فرمایا کہ اسے ام الالسنہ میں نازل فرمایا اور اس کے نزول کے بعد علمی عربی زبان کی تبدیلی روک دی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"ایک بہت بڑا ذریعہ قرآن مجید کی حفاظت کا یہ بھی ہوا کہ نزول قرآن کے بعد علمی عربی زبان کی تبدیلی بند ہو گئی۔ عربی کے سوا دنیا میں کوئی ایسی زبان نہیں پائی جاتی جو آج بھی وہی ہو جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھی۔ چاسر اور شیکسپیئر کی تین سو سال قبل کی انگریزی کی تشریح کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بہت بدل چکی ہے۔ مگر قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے پرانی لغتوں کی ضرورت نہیں کیونکہ جو شخص علمی عربی آج پڑھتا ہے وہ قرآن مجید کو بغیر کسی مدد کے سمجھ سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ سورہ یونس تا کہف صفحہ ۱۵ طبع اول)

(باقی)

مختلف احمدی جماعتوں میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات سے بھی احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کرنے کی اطلاعات موصول ہوتی ہیں تفصیلی رپورٹیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتیں:۔

لالیاں ضلع جھنگ۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ ڈسکہ۔ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد اوکاڑہ۔ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) سکھر۔ کوٹلی ضلع میرپور۔ چک ۶۹ ر ب گسبیٹ پور ریگو بوٹے خاں ضلع نواب شاہ۔ قمرآباد۔ نواب شاہ۔ دنیاپور۔ حافظ آباد۔ نزگرمی۔ گوجرہ۔ جھنگ صدر۔ لائلپور۔ منٹگمری۔ محمدآباد۔ چک ۹/۱۱-۱ چک ۲۷ کا چیلیو۔ چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازیخان۔ کوئٹہ۔ علی پور۔ گجرات۔ کال ڈیرہ ضلع نواب شاہ۔ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ۔ رجانہ۔ باندھی (سندھ) لجنہ اماء اللہ قصور چکوال۔

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے سال رواں کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں اور نواں مہینہ گزر رہا ہے گزشتہ مہینوں میں مجالس سے چندہ جات کی وصولی اور ادائیگی میں جو تساہل ہوا ہے اس کی تلافی کے لئے ابھی وقت ہے بشرطیکہ مجالس ہمت سے کام لیں۔ ۳۱ر جولائی ۱۹۶۶ء کو ہمارے سال رواں کی تیسری سہ ماہی ختم ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے ہر مجلس کو آخر جولائی تک کم از کم اپنے بجٹ کے تین چوتھائی (۳/۴) کے برابر ادائیگی کر دینی چاہئیے

تمام قائدین اور ناظمین مال مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ جولائی کے مہینہ میں خاص کوشش کریں اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ حتی کہ ان کی مجلس کے بجٹ کے تین چوتھائی کے برابر چندہ مرکز میں پہنچ جائے۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ ادر ششماہی حساب

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گزر چکی ہے۔ جملہ مجالس کو ان کی وصولی کا حساب بھجوا دیا گیا ہے۔ زعماء اور ذمہ دار اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اس حساب کو اچھی طرح سے دیکھ لیں۔ اگر کوئی غلطی ہو تو درستی کے لئے مرکز کو اطلاع فرما دیں۔ اور جن احباب کے ذمہ بقایا ہے ان سے جلدی رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ حساب دیکھنے سے ہر مجلس کو اسباب کا جائزہ لینے کا موقع ملے گا انہوں نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک پورا کیا ہے۔ جہاں کمی رہ گئی ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرنا آپ کا فرض ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

برائے لجنات اماء اللہ

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی ہیں۔ اسلئے لجنات کی عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کو تیز تر کر کے سال ختم ہونے سے پہلے اپنے بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ممبرات کو چاہیئے کہ وہ اپنے چندوں کی ادائیگی میں عہدیداران سے تعاون کریں۔

چندہ سالانہ اجتماع بھی اب جلد ہی مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ یہ چندہ فی ممبر کم از کم آٹھ آنے ہے اس سے زیادہ دینے والے کی مرضی اور حیثیت پر منحصر ہے۔

ممبری بجٹ بروقت پورا کرنے کے دیگر چندوں میں سبقت لے جانے والی لجنات کو سالانہ اجتماع کے موقع پر انعامات دئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے اور انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ۃ کی ادائیگی مال بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اعلان امتحان کتاب تجلیات الٰہیہ و قرآن مجید کا چھٹا پارہ مع ترجمہ

لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کا چھٹا پارہ اور کتاب تجلیات الٰہیہ کا امتحان ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۶ء کو ہوگا۔

تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پرچے چاہئیں۔ پہلے ہمارا یہ طریق رہا ہے۔ کہ ہر لجنہ کو خود ہی پرچے بھجوا دیتے تھے۔ لیکن اس طرح امتحان نہ دینے کی صورت میں بہت سا پرچہ ضائع جاتا تھا۔ اب صرف ان لجنات کو پرچے بھجوائے جائیں گے اور اتنی ہی تعداد میں بھجوائے جائیں گے۔ جس تعداد سے لجنات اطلاع دیں گی۔ لجنات کو یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ سالانہ کام میں مختلف شعبہ جات کے کاموں کو مدنظر رکھ کر نمبر لگائے جائیں گے۔ اور شعبہ تعلیم میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے گا۔ کہ کس لجنہ سے کتنی ممبرات مرکزی امتحانوں میں شامل ہوئیں۔

مریم صدیقہ

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۶ء کو ہوگا۔ چھوٹے گروپ یعنی ۸ سے ۱۱ سال تک کی بچیوں کے لئے درّ الایمان حصہ اوّل کا امتحان ہوگا۔

بڑے گروپ کے لئے پہلا سپارہ نصف باترجمہ اور کتاب درّۃ البیان مکمل کا امتحان ہوگا۔ بڑے گروپ کے لئے تشحیذ الاذہان کا مطالعہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ناصرات کی سیکرٹریوں کو یہ پرچہ منگوانا چاہیئے اور بچیاں اس کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اجتماع کے موقعہ پر اس میں سے سوالات کئے جا سکتے ہیں۔

مریم صدیقہ

تقرر ڈویژنل سیکرٹریان خیرپور ڈویژن

خیرپور ڈویژن کے لئے مندرجہ ذیل ڈویژنل سیکرٹریان تا ۱۹۶۸ء منظور کئے جاتے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

(۱)	ڈویژنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد	مکرم عبدالرشید صاحب ٹمرہ۔	تسکار پور
(۲)	؍؍ ؍؍ مال	؍؍ حاجی عبدالرحمٰن صاحب	رحمٰن آباد ضلع نوابشاہ
(۳)	؍؍ ؍؍ تعلیم و تربیت	؍؍ حکیم محمد سہیل صاحب	کمال ڈیرہ ؍؍
(۴)	؍؍ ؍؍ امور عامہ	؍؍ چوہدری عبدالحمید صاحب	محراب پور
(۵)	؍؍ ؍؍ زراعت	؍؍ شاہ محمد صاحب	گوٹھ جال پور
(۶)	؍؍ ؍؍ صنعت و تجارت	؍؍ سیٹھ محمد یوسف صاحب	نواب شاہ

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شکریہ احباب

میرے بڑے بھائی حضرت چوہدری محمد اللہ داد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر احباب نے بذریعہ خطوط تعزیت فرمائی ہے۔ چونکہ ان سب کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار ماسٹر محمد مولا داد محلہ دارالیمن ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک غیر احمدی دوست تقریباً دو سال کے عرصہ سے جلد کی ایک بیماری میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار: انور محمود شمس پاکستان انجینیرنگ کمپنی تسکار پور سندھ)

۲۔ میرے والد سید عنایت علی شاہ صاحب آف ڈیرہ حال جوڑانوالہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور اس بیماری کی وجہ سے صحت بہت خراب ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید عزیز احمد شاہ جوڑانوالہ)

۳۔ میری لڑکی بشیرہ بی بی عرصہ سے ٹی بی سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد شریف لائل پورہ حلقہ مغل خانوالہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۱ر جولائی۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ علاقائی تعاون و ترقی کے معاہدے کی بدولت پاکستان۔ ایران اور ترکی ایک دوسرے کے اور قریب آگئے ہیں۔ اور یہ معاہدہ تینوں ممالک کو تعاون اور اتحاد کی شاہراہ پر آگے بڑھانے والی ایک موثر قوت بن گیا ہے۔ صدر نے یہ بات علاقائی تعاون و ترقی کے معاہدے کی دوسری سالگرہ کے موقع پر کہی ہے جو جمعرات کو تینوں ممالک میں منائی جا رہی ہے۔ صدر نے کہا ہے کہ علاقائی تعاون و ترقی کے معاہدہ کے تحت تینوں ممالک نے صنعت، جہاز رانی اور دیگر شعبوں میں بعض مشترکہ منصوبوں پر عمل درآمد شروع کیا ہے۔ ان کے علاوہ بھاری تعداد میں دوسرے منصوبے تینوں ملکوں کے زیر غور ہیں۔

ٹوکیو ۲۱ر جولائی۔ شمالی ویٹ نام کے صدر ڈاکٹر ہوچی منہ نے کہا ہے کہ میرا ملک امریکی پائلٹوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک نہیں کرے گا۔ انہوں نے یہ بات امریکہ کے سوشلسٹ رہنما مسٹر نارمن ٹامس کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی ویٹ نام امریکی پائلٹوں پر جنگی مجرموں کی حیثیت سے مقدمہ تو ضرور چلایا جائے گا لیکن انہیں غالباً موت کی سزا نہیں دی جائے گی۔

ٹوکیو ۲۱ر جولائی۔ چینی نوجوں کے اخبار "لبریشن آرمی ڈیلی" نے ایک بار پھر شمالی ویٹ نام کو چین کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ چینی فوجیں امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ امریکی جنگ باز ہنوئی اور ہائی پھونگ پر بمباری کر کے شمالی ویٹ نام کو صلح پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی اسی جارحیت کے نتیجہ میں ویٹ نام کی جنگ کو انتہائی خطرناک موڑ پر لے آئے ہیں۔

کیپ کینیڈی ۲۱ر جولائی۔ امریکہ کے خلائی جہاز جیمنی دہم کے خلاباز خلائی سفر کے دوران اپنے ایک تجربہ کو مختصر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انہیں خلائی جہاز سے اپنا سر اور شانے باہر نکال کر زمین اور ستاروں کی تصویریں لینی تھیں لیکن آکسیجن فراہم کرنے والے آلات میں خرابی کی بنا پر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور انہیں اپنا کام تھوڑی دیر کے بعد ختم کرنا پڑا۔ بہر حال وہ بہت سی عمدہ تصویریں لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۱ر جولائی۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت نے بتایا ہے کہ جمہوریہ چین مشرقی پاکستان کو ایک لاکھ ٹن چاول فراہم کرے گا تاکہ سیلاب اور امریکہ سے گندم کی فراہمی میں تاخیر کی وجہ سے خوراک کی جو قلت ہوئی ہے اس کو دور کیا جا سکے یہ چاول تبادلہ اجناس کی بنیاد پر فراہم کیا جائے گا۔ وزیر خوراک نے کہا کہ چین نے چاول کی پیشکش کر کے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہماری مشکل کے وقت کام آنے والا دوست ہے۔

ریاض ۲۱ر جولائی۔ سعودی عرب کی حکومت نے حج کے زمانہ میں زائرین حج کو ملک کے ضابطوں سے روشناس کرانے کے لئے مختلف زبانوں میں پمفلٹ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ پمفلٹ حاجیوں میں تقسیم کئے جایا کریں گے۔ اور حج کے دوران ان پر عمل درآمد کرایا جائے گا۔

لندن ۲۱ر جولائی۔ شاہ حسین نے جو ان دنوں برطانیہ کا سرکاری دورہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ شب ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کو اردن کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ دعوت بکنگھم محل میں ان کے اعزاز میں دیئے گئے عصرانہ میں تقریر کرتے ہوئے دی۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

ریلوے میں ضرورت:- سٹینوٹائپسٹس دس اسامیاں تنخواہ ۱۷۵-۳۵۰
شرائط:- میٹرک سکینڈ ڈویژن۔ شارٹ ہینڈ سپیڈ ۱۰۰ تا ۱۲۰ ٹرانس کرپشن ۳۰۔
کلرک درجہ دوم۔ تنخواہ۔ ۱۲۵-۲۲۵ شرائط بی ایس سی۔ بی اے یا سینئر کیمبرج
درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار ۱۵/۸/۶۶ تک بنام چیف آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپریس روڈ لاہور۔ (پ ٹ ۱۲/۶/۶۶)

ریلوے ٹیلی پرنٹر آپریٹرس:- تنخواہ ۱۱۵-۱۷۵۔ شرائط: میٹرک سکینڈ ڈویژن۔ سپیڈ ٹائپ ۳۰۔ عمر ۵/۶/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵۔ باشندہ اضلاع بہاولپور۔ بہاولنگر۔ منٹگمری ملتان۔ سرگودھا۔ مظفر گڑھ۔ میانوالی۔ ڈیرہ غازیخاں و جھنگ۔
درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات ۵/۸/۶۶ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ ملتان۔ (پ۔ٹ ۱۶/۷/۶۶)

داخلہ کیڈٹ کالج پٹارو:- فرسٹ ایئر (پری انجینئرنگ گروپ سائنس) مستحقین کے لئے وظائف
درخواستیں ۳۱ر جولائی ۱۹۶۶ء تک (پ ٹ ۱۷/۷/۶۶)

داخلہ سویڈیش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی لانڈھی و گجرات
سہ سالہ ٹریننگ کورس لانڈھی: الیکٹریکل۔ مکینیکل، ویلڈنگ، ووڈورکنگ۔ ریڈی ٹو ویئر گارمنٹس، ٹیکنالوجیز۔
شرائط:- سکونت اضلاع ملتان۔ بہاولپور۔ کوئٹہ۔ قلات۔ خیرپور۔ حیدرآباد کراچی ڈویژن
سہ سالہ ٹریننگ کورس گجرات:- مکینیکل، انسٹرومنٹس، آٹوموبائل، الیکٹریکل فاؤنڈری ویلڈنگ۔ شرائط:- سکونت ملتان ڈویژن (ماسوائے ضلع ملتان) لاہور۔ سرگودھا۔ راولپنڈی پشاور ڈی آئی خان ڈویژنز۔
درخواستیں بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایس پی آئی ٹی۔ پی او بکس ۲۳ گجرات اور بنام ایس پی آئی ٹی لانڈھی پی او بکس نمبر ۱۸۶ کراچی۔
فیس داخلہ۔ ۱۰ روپے زرضمانت ۵۰/ روپے۔ (پ ٹ ۱۷/۷/۶۶)

ریلوے پولیس فائرمین درجہ سوم:- اسامیاں ۶۰ عرصہ ٹریننگ سہ سال
وظیفہ ماہوار ٹریننگ ۱۰۰/- روپے۔ فائرمین درجہ سوم مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۱۰-۵-۱۷۰
شرائط۔ میٹرک سکینڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج۔ قد ۵ فٹ ۵ انچ چھاتی ۳۲ ۱/۲ x ۳۵ ۲/۱
وزن ۱۱۵ پونڈ۔ عمر ۲/۸/۶۶ کو ۱۶ تا ۲۰۔
درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار ۸/۸/۶۶ تک بنام ڈائریکٹر (پرسانل) ایمپریس روڈ لاہور (بشمول مصدقہ نقول سندات اور سرٹیفکیٹ ڈومیسائل) (پ ٹ ۱۹/۷/۶۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

بہترین اراضی برائے ٹھیکہ و فروخت

تحصیل چنیوٹ میں ایک رقبہ تعدادی ۸ مربعہ جو بہترین قسم کی زرخیز اراضی ہے اور جس میں ۲ ٹیوب ویل نصب ہیں قابل فروخت ہے۔ کماد۔ کپاس۔ اور گندم کی فصل بہترین ہوتی ہے یہ اراضی اور اس کے ساتھ تین مربعہ مزید اراضی ٹھیکہ پر دی جا سکتی ہے۔ اراضی پختہ سڑک اور ریلوے سٹیشن سے چار یا پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خواہشمند احباب فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں

ط۔ معرفت۔ روزنامہ الفضل ربوہ

ضروری اعلان برائے احباب لائلپور

بعض وجوہات کی بناء پر لائلپور کی ایجنسی اخبار الفضل بند ہو گئی ہے۔ لہذا خریداران الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پتہ جات اور چندہ دفتر ہذا میں بھجوا دیں تاکہ براہ راست ترسیل اخبار کیا جا سکے۔ (مینیجر)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

سالانہ چندہ چھ روپے (نائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

انسان کو ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے

عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وفاداری سے اپنے عہد پر قائم رہنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ عسر اور یسر دونوں حالتوں میں اللہ تعالے کے ساتھ اپنے عہد پر وفاداری کے ساتھ قائم رہنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالے تو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو خدا تعالے کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کو مقرب اور نعماء الٰہی کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رَو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا اسی طرح خدا تعالے بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں۔ اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں۔

جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالے مسلمانوں کو اس تباہی سے بچالے انہوں نے کہا کہ میں کیا دعا کروں میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان

[illegible]

سے ملائکہ کی یہ آواز سنائی دیتی ہے

ایّھا الکفّار

اقتلوا الفجّار

یعنی اے کافرو! ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو۔ حالانکہ بظاہر ان میں سے ایک فریق جو مارا جا رہا تھا خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا تھا اور دوسرا فریق دین سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ مگر چونکہ مسلمان کہلانے والوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا اور اپنے قلوب میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان پر عذاب آگیا۔

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالے کے ساتھ کیا تعلق ہے اور آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وہ وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالے کی تعریف کرتا ہے اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کونسا احسان کیا تھا جو مصیبت بھی بھیجدی تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان محض دھوکہ تھا۔ کامل الایمان وہی شخص کہلا سکتا ہے جو ہر ابتلا اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے بلکہ مصائب کے آنے پر وہ اللہ تعالے کے حضور اور زیادہ جھک جاتا ہے اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکسار پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تمہیں ہر حالت میں خدا تعالے سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے اور کسی مصیبت میں بھی اس سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول ص ۱۹۱)

درخواست دعا

میرا بچہ بعمر دو سال چند یوم سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیر احمد شمیم ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

لودھراں کے قریب چناب ایکسپریس اور بس میں تصادم

۳۸ افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے

ملتان ۲۲ر جولائی۔ کل دوپہر لودھراں سے چار میل دور شہبال ریلوے سٹیشن کے قریب چناب ایکسپریس اور ایک بس کے درمیان تصادم ہو جانے کی وجہ سے ۳۷ افراد موقع پر ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق حادثہ میں زخمی ہونے والا ایک مسافر ملتان جاتے ہوئے راستے میں ٹرین میں جاں بحق ہو گیا۔ بدقسمت بس میں ۵۸ مسافر سوار تھے

یہ اندوہناک حادثہ کل دوپہر دو بج کر ۵۰ منٹ پر پیش آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ صحرا بس سروس کی مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس لودھراں سے جلال پور پیروالا جا رہی تھی جب وہ شہبال ریلوے سٹیشن کے قریب پہنچی تو ریلوے لائن کراس کرتے ہوئے کراچی سے آنے والی چناب ایکسپریس سے اس کا تصادم ہو گیا جس سے ۳۷ مسافر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ چناب ایکسپریس کے انجن کو معمولی نقصان پہنچا۔

چناب ایکسپریس حادثہ سے قبل چار گھنٹہ لیٹ تھی۔ حادثہ کے بعد وہ چھ گھنٹہ تاخیر سے ملتان پہنچی حادثہ میں زخمی ہونے والوں کو چناب ایکسپریس ہی کے ذریعہ ملتان ریلوے سٹیشن پہنچا دیا گیا جہاں سے ان کو فوری طور پر ایمبولینس گاڑیوں کے ذریعہ ملتان پہنچا دیا گیا۔ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی ملتان کے متعلقہ سول حکام ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔

ہلاک شدگان میں تمام بس کے مسافر ہیں۔

اساتذہ کے لئے صدارتی میڈل

راولپنڈی ۲۲ر جولائی۔ نمایاں اور غیر معمولی خدمات سرانجام دینے والے اساتذہ کو خاص صدارتی گولڈ میڈل دیئے جائیں گے کابینہ کے فیصلہ کے مطابق ہر سال میں ۱۶ اساتذہ کو گولڈ میڈل دیئے جایا کریں گے۔ ان میں پرائمری سے لے کر یونیورسٹی تک کے اساتذہ شامل ہوں گے۔

پاکستان بھارت سے بامقصد مذاکرات کیلئے ہر وقت تیار ہے

ایجنڈے کے بغیر بات چیت کا مقصد پورا نہیں ہوگا: سرکاری ترجمان

راولپنڈی ۲۲ر جولائی:۔ پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھارت سے افسروں کی سطح پر بات چیت کے لئے تیار ہے بشرطیکہ یہ بات چیت بامقصد ہو اور اس سے دونوں ملکوں کا بنیادی مسئلہ حل کرنے میں مدد مل سکے۔ یہ بات ایک سرکاری ترجمان نے کل صبح صدارتی کابینہ کے اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتائی۔ کانفرنس میں نئے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ بھی شریک ہوئے اور انہوں نے کابینہ کے سامنے بھارت کے ساتھ بات چیت کے بارے میں حکومت پاکستان کے موقف کی وضاحت بھی کی۔

مرکزی کابینہ کا اجلاس کل صبح صدر ایوب کی صدارت میں ہوا جس میں بھارت کی اس تجویز پر غور کیا گیا جو مسز اندرا گاندھی کے دورہ ماسکو سے قبل پاکستان کو ارسال کی گئی تھی۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت اپنے تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے افسروں کی سطح پر ایک کانفرنس منعقد کریں۔ کابینہ نے اس تجویز کے بارے میں پاکستان کے جواب پر غور کیا یہ جواب آج (جمعہ کو) پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر کے حوالے کر دیا جائے گا۔

سرکاری ترجمان نے صدر ایوب کے اس مقولے کا حوالہ دیا کہ اس قسم کے اجلاس محض تفریح کے لئے منعقد نہیں کئے جا سکتے بلکہ ان کا باقاعدہ ایجنڈا ہونا چاہیئے جس کا مقصد یہ ہو کہ دونوں ملکوں کے سب سے بڑے تنازعہ جموں و کشمیر کو حل کرنے کی طرف قدم اٹھایا جا سکے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴